نابالغ بچہ احرام کے خلاف کرے تو دم والدین پر ہوگا یا بچے پر؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9219

تاریخ اجراء: 24 جمادی الثانی 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بہت سے لوگ عمرہ کرنے جاتے ہیں، تو اپنے نابالغ بچے بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ اُنہیں بھی اپنے ساتھ عمرہ ادا کرواتے ہیں۔ اُن بچوں کے متعلق سوال یہ ہے کہ اگر وہ کوئی ایسا فعل کریں، کہ جس کے سبب دم لازم ہوتا ہو، تو کیا بچوں کی طرف سے اُن کے والدین دَم ادا کریں گے یا بچوں کی ملکیت میں موجود رقم سے دم ادا کیا جائے گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ بچہ حج یا عمرے کا احرام باندھ کر ایسے افعال کرے کہ جو حالتِ احرام میں ممنوع ہوں اور اُن کے ارتکاب سے دَم وغیرہ لازم آتا ہو، تو بچے یا اُس کے والد، دونوں میں سے کسی پر بھی دَم یا کفارہ لازم نہیں ہے، کیونکہ دَم یا کفارہ واجب ہونے کے لیے فقہائے کرام نے "بالغ ہونے" کی شرط رکھی ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ بچے پر دم لازم نہیں ہوتا۔ نیز دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بچے کو احرام پہنانا اور اپنے ساتھ مناسک ادا کروانا، اُس کی مشق اور مناسک کو ادا کرنے کی تربیت کے لیے ہوتا ہے۔ حقیقتِ حال میں اُس کا تلبیہ پڑھنا یا احرام باندھنا اُس پر شرعی پابندیاں واجب نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ اگر بچہ اپنے حج کو فاسد کر دے، تو اُس پر قضا یا دَم کچھ بھی واجب نہیں۔

دَم کے وجوب کے لیے بلوغت شرط ہے، چنانچہ علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1088ھ / 1677ء) لکھتے ہیں: "الواجب دم علی محرم بالغ فلا شيء علی الصبي خلافا للشافعي" ترجمہ: بالغ مُحرم پر دم واجب ہوتا ہے، لہذا نابالغ بچے پر دم لازم نہیں ہوتا، البتہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہاں حکم مختلف ہے۔ (اُن کے نزدیک نابالغ پر بھی دم واجب ہوتا ہے۔) (درمختار مع ردالمحتار، جلد 07، باب الجنایات، صفحہ 212، مطبوعہ دارالثقافۃ والتراث، دمشق)

لہٰذا اولاً تو یہی چاہیے کہ والد یا سرپرست بچے کو جنایات سے بچائے، لیکن اگر بچہ کسی جنایت کا ارتکاب کر بیٹھے، تو اُس پر کفارہ لازم نہیں، چنانچہ "المسلك المتقسط في المنسك المتوسط" میں ہے:"ينبغي لوليه أن يجنبه من محظورات الإحرام كلبس المخيط واستعمال الطيب ونحوهما وإن ارتكبها الصبي شيئاً من المحظورات (لا شيء عليه)" ترجمہ: بچے کے ولی کو چاہیے کہ بچے کو احرام کے ممنوعات سے بچائے، مثلاً: سلے ہوئے کپڑے پہننا یا خوشبو استعمال کرنا وغیرہا، البتہ اگر بچہ کسی جنایت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، تو اُس پر شرعاً دم یا کفارہ لازم نہیں ہے۔ (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، صفحہ 159، مطبوعہ مکہ مکرمہ)

علامہ احمد طحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1231ھ/1815ء) نے لکھا:"ان صبيا احرم عنه ابوه وجنبه مايتجنب المحرم فلبس الصبى ثوبا او اصاب طيبا او صيدا لا شئى عليه لان احرامه للتمرن لا للايجاب والصبى لا يجب عليه شئى من العبادات" ترجمہ: ایسا بچہ کہ جس کی طرف سے اُس کے والد نے احرام کی نیت کی اور اُسے ہر اُس چیز سے بچایا، جس سے مُحرِم بچتا ہے، لیکن اِس کے باوجود بچے نے سلے ہوئے کپڑے پہن لیے یا خوشبو لگالی یا شکار کر لیا، تو اِن سب جنایات کے ارتکاب کے باوجود بچے پر کوئی دم وغیرہ لازم نہیں ہے، کیونکہ بچے کا احرام فقط مشق کروانے اور اُس کی تربیت کرنے کے لیے ہوتا ہے، کسی عبادت کو واجب کرنے کے لیے نہیں اور یہ بات معلوم ہے کہ بچے پر (عدمِ بلوغ کے سبب) عبادات میں سے شرعاً کچھ واجب یا لازم نہیں ہوتا۔ (حاشية الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 519، مطبوعہ کوئٹہ)

بچہ اپنا حج فاسد کر دے تو اُس پر حج کی قضا لازم نہیں، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"لو أفسده لا قضاء عليه" ترجمہ: اگر بچہ اپنا حج فاسد کر دے، تو اُس پر حج کی قضا لازم نہیں۔ (الفتاوی الهندیة، جلد 01، صفحہ 236، مطبوعہ کوئٹہ)

نوٹ: نابالغ بچے کے حج، عمرے اور اِحرام سے متعلق مزید معلومات کے لیے "رفیق الحرمین" اور "رفیق المعتمرین" کا مطالعہ کیجیے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم